فون ۳۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۵ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۳ شہادت ۱۳۵۸ ہش ۳ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

درخواستِ دعا

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

مدراس سے مرزا وسیم احمد صاحب کا تار آیا ہے کہ امۃ القدوس بیگم مرزا وسیم احمد صاحب کا ڈسک کا اپریشن وہاں ۴ اپریل کو تین بجے شام ہوگا۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بہت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری بہن کا اپریشن کامیاب فرمائے اور کسی قسم کا نقص بعد میں باقی نہ رہے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ۵ اپریل بروز جمعرات ملاقات نہیں ہوگی

احبابِ جماعت کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ ۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو آئندہ جمعرات کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات نہیں ہوگی۔ احباب اس امر کو نوٹ فرمالیں اور مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوفِ الٰہی ہے

جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوفِ الٰہی زیادہ ہوگا

ارشادِ باری تعالیٰ:۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۗؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (فاطر آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اور لوگوں اور چارپایوں میں سے بھی بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کا رنگ دوسرے سے جدا ہوتا ہے حقیقت اسی طرح ہے (اور) اللہ کے بندوں میں سے صرف (حقیقی) علماء اس سے ڈرتے ہیں اور بڑا غالب (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاھُمْ (تجرید بخاری صـ ۶۱۴)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دفعہ) عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! سب لوگوں میں سے بزرگ کون ہے؟ آپ نے فرمایا "جو ان سب میں خدا سے زیادہ خوف رکھتا ہو۔"

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"دیکھو یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا، یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی بُرے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کیلئے بڑا ذریعہ خوفِ الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں مگر خوف ہی ایک ایسی شے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے مثلاً بلی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے جب اسے معلوم ہو کہ اسکے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے اور موت آئی تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اسکی وجہ صرف خوف ہے پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان جو عقلمند ہے اسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقع پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقع پر وہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جاوے تو کوئی جرأت نہ کرکے نہیں جاتا ...... پس گناہ کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اس کے لئے معرفتِ الٰہی کی ضرورت ہے جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوف زیادہ ہوگا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صـ ۱۲۱، ۱۲۲)

پبلشر:۔ مسعود احمد * پرنٹر:۔ سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۵۔ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ
۲۳ر شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نافرمانوں پر اور راستبازوں پر آنے والے مصائب میں مابہ الامتیاز

بالعموم دنیا میں دیکھنے میں آتا ہے کہ نافرمانوں اور خطاکاروں پر بھی دُکھ، مصائب اور تکالیف آتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور فرمانبرداری کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والوں کو بھی بسا اوقات مبتلائے رنج و محن ہونا پڑتا ہے۔ اس سے بعض لوگ (بلکہ بدرجہ اولیٰ وہ لوگ جو مامورین الٰہی کی مخالفت پر کمربستہ ہوتے ہیں) دھوکہ میں مبتلا ہو کر مامورین الٰہی اور ان کے متبعین پر آنے والے مصائب کو نعوذ باللہ ان کے گمراہ اور غلط کار ہونے پر محمول کرنے لگتے ہیں۔ برخلاف اس کے خود اپنی نافرمانیوں اور کھُلی غلط کاریوں اور ان کے بُرے نتائج کے باوجود سمجھتے یہ ہیں کہ وہ خود ہدایت یافتہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دونوں پر آنے والے مصائب اور تکالیف کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرکے یہ امر واضح فرمایا ہے کہ اگرچہ مصائب اور ابتلاء دونوں پر ہی آتے ہیں لیکن ان کی غرض و غایت اور نتائج و عواقب میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ نافرمانوں اور خطاکاروں پر جو مصائب آتے ہیں ان کی غرض و غایت نافرمانیوں اور غلط کاریوں پر انہیں ایک حد تک سزا دینا اور اصلاح کا موقع فراہم کرنا ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے راستبازوں اور فرمانبرداروں پر آنے والے مصائب کی غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مصائب کے ذریعہ ان پر ترقی کے دروازے کھولنا، انہیں بے انداز اجر و ثواب سے مالا مال کرنا اور ان کی راستبازی اور صداقت شعاری کو دنیا پر آشکار کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے نافرمانوں پر آنے والے مصائب کا جو ان کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے آتے ہیں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ۝ (الروم آیات ۴۲، ۴۳)

ترجمہ:- (اس زمانہ میں) خشکی اور تری میں لوگوں کے بُرے کاموں کی وجہ سے فساد رونما ہو گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا لوگوں کے بُرے اعمال کے کچھ حصہ کی سزا (اسی دنیا میں) انہیں دے گا تاکہ وہ (اپنی نافرمانی سے) لوٹ آئیں۔ (اے رسول!) تو (ان نافرمانوں اور غلط کاروں سے) کہہ دے ملک میں پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے (اور نافرمانیوں میں ملوث تھے) ان کا کیا انجام ہوا تھا۔ ان میں سے اکثر مشرک تھے۔

برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات اور مصائب پر صبر اور دعا کے ذریعہ اللہ کی مدد مانگنے کی تلقین کرنے کے بعد ان مشکلات و مصائب کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝ (البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

یعنی (اے مومنو!) ہم کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور ثمرات کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تاکہ دیکھیں کون صبر کرتا ہے اور کون صبر نہیں کرتا۔ (اے رسول!) ایسے ابتلاؤں میں صبر کرنے والوں کو بشارت دے کہ اُن پر جب کوئی مصیبت وارد ہوتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اللہ ہی کے بندے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی عنایات اور رحمتیں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کی راہ پر گامزن ہیں۔

ان ہر دو قسم کی آیات سے ظاہر ہے کہ نافرمانوں اور خطاکاروں پر جو مصائب اور مشکلات آتی ہیں اور راستبازوں اور پیاروں کو جن مصائب اور مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے ان میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ جہاں اوّل الذکر کو مصائب میں مبتلا کرکے اسی دُنیا میں ان کے بُرے اعمال کی سزا دینا مقصود ہوتا ہے وہاں مؤخر الذکر پر مصائب وارد کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر اور دعا کی توفیق عطا کرکے رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کا مورد بنانا چاہتا ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہ کرنا نافرمانوں اور خطاکاروں کی بہت بڑی بھول ہوتی ہے اور انہیں اس کا بہت بڑا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔

ہدیۂ عقیدت بہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

روحِ عالم ہیں جانِ جہاں آپ ہیں
وجہِ تخلیقِ کون و مکاں آپ ہیں

شاہِ ذوالمجد کے ترجماں آپ ہیں
مہبطِ وحیِ حق بے گماں آپ ہیں

سیّد المرسلیں خاتم الانبیاء
زینت و فخرِ پیغمبراں آپ ہیں

مظہرِ ذاتِ حق، شاہِ اُمّی لقب
بالیقیں آپ ہیں بے گماں آپ ہیں

ذاتِ والا ہے سالارِ کُل انبیاء
سارے نبیوں کی رُوحِ رواں آپ ہیں

فکرِ انساں سے بالا مقام آپ کا
برتر از عقل و فہم و گماں آپ ہیں

خاتمِ ہر صفت ذاتِ پاک آپ کی
جس بلندی پہ سوچیں وہاں آپ ہیں

لفظِ اسریٰ نے یہ راز افشا کیا
ہے خدا میزباں میہماں آپ ہیں

ذرّے ذرّے میں ہے روشنی آپ کی
نور کا قلزمِ بے کراں آپ ہیں

نور افشاں ہے ہر سُو جمال آپ کا
باعثِ زینتِ ہر مکاں آپ ہیں

چہرۂ پاک ہے حق نما آئینہ
خود خدا جلوہ گر ہے جہاں آپ ہیں

مثلِ گلہائے تر ہیں صفات آپ کی
لہلہاتا ہوا بوستاں آپ ہیں

ہر حقیقت نے پائی جِلا آپ سے
حق فشاں حق نما حق رساں آپ ہیں

کائنات آپ کے زیرِ احسان ہے
حق یہ ہے محسنِ کُل جہاں آپ ہیں

ابرِ رحمت ہیں مخلوق کے واسطے
اس زمیں کے لئے آسماں آپ ہیں

ساری دنیا کو ہے آسرا آپ کا
ملجا و ماویٰ بے کساں آپ ہیں

اللہ اللہ نگاہِ کرم آپ کی
ہم غریبوں پہ بھی مہرباں آپ ہیں

آپ کے دم سے اخلاق زندہ ہوئے
عدل و انصاف کا اک نشاں آپ ہیں

معرفت کی منازل ہیں سب زیرِ پا
کوئی پہنچا نہ اب تک جہاں آپ ہیں

نصرتِ حق رہی آپ کے ہم عناں
کامیاب آپ ہیں کامراں آپ ہیں

چہرۂ شرک پر مُردنی چھا گئی
حجّتِ حق ہیں وحدت نشاں آپ ہیں

خود دلیلِ صداقت ہے ذات آپ کی
ماورائے چنیں و چناں آپ ہیں

جبر و اکراہ کی بدلیاں چھٹ گئیں
مثلِ مہرِ مبیں ضوفشاں آپ ہیں

بامِ گردوں سے آواز آنے لگی
فرشِ خاکی پہ عرش آشیاں آپ ہیں

چار جانب ہے سکّہ رواں آپ کا
دل کی اقلیم پر حکمراں آپ ہیں

اُن کو دنیا و عقبیٰ کی ہو فکر کیوں
مومنوں کے لئے دو جہاں آپ ہیں

آج مدحت سرا ہے سلیم آپ کا
جس کی وردِ زباں ہر زماں آپ ہیں

(سلیم شاہجہانپوری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات

اور

الٰہی تدابیر

مکرم مولوی عبدالرشید احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم پشاور

(۳)

ساتویں الٰہی تدبیر

میں پہلے یہ بتا چکا ہوں کہ صلیب پر چونکہ مسیح علیہ السلام کے بازوؤں اور ٹانگوں کو کس کر باندھ دیا گیا تھا۔ اس لئے آپ کا تمام خون دوران خون کے رک جانے کی وجہ سے دل اور سینہ میں ہی جمع ہو گیا تھا۔ اور پھر کچھ دیر کے بعد خون کے اس دباؤ نے دل کی طرف بدستور قائم رہنے کے نتیجہ میں آپ پر سکتہ طاری ہو کر آپ کا سانس بھی رک گیا تھا۔ ایسی حالت میں جہاں آپ کو دوبارہ ہوش میں لانے کے لئے یہ ضروری تھا کہ آپ کے خون کے دباؤ کو دل کی طرف سے کم کیا جائے وہاں یہ بھی ضروری تھا کہ آپ کے ہوش میں آنے تک آپ کے خون کو جسم کے اندر پوری طرح گرم رکھا جائے۔ کیونکہ خون اگر ایسی حالت میں منجمد ہو جائے تو پھر بھی انسان کے دوبارہ ہوش میں آنے کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔ لہذا ان دونوں باتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو تدابیر کیں۔ ان میں سے پہلی کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خون کے دباؤ کو دل کی طرف سے ہلکا کرنے کے لئے ایک سپاہی کے بھالے کے ذریعہ سے آپ کی پسلیوں میں ایک ایسا زخم پیدا کر دیا کہ جس سے مسلسل اس وقت تک تھوڑا تھوڑا خون نکلتا رہا۔ جب تک کہ آپ ہوش میں نہیں آ گئے۔

لیکن دوسری بات یعنی آپ کے خون کو جسم کے اندر پوری طرح گرم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ تدبیر کی کہ اس دن آفتاب کی تمازت اور گرمی کو اس قدر غیر معمولی طور پر زیادہ کر دیا کہ جتنی عام حالات میں نہیں ہوتی۔

(واقعہ صلیب کی چشم دید شہادت ص[illegible])

اور پھر یہ گرمی کی شدت اس وقت تک بدستور قائم رہی۔ جب تک کہ آپ ہوش میں نہیں آ گئے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تدبیر کے ذریعہ آپ کے خون کو منجمد ہونے سے بچائے رکھا۔

پس بہرحال مذکورہ بالا تمام تدابیر اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت اس طریق سے عمل میں لایا کہ جس سے مسیح علیہ السلام کے دشمنوں کی کوئی تدبیر بھی کارگر نہ ہو سکی۔ اور پھر اس فرضی تجہیز و تکفین کے بعد جو محض دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے کی گئی تھی آپ کو ایک جنازہ کی صورت میں اس کمرہ نما قبر میں رکھا گیا تھا جو یوسف آرمتیہ نے پہاڑ میں کھدوا کر اپنے لئے بنوائی تھی۔ اور اس کے منہ کو ایک بڑے پتھر سے بند کر دیا گیا۔

(متی باب ۲۷ آیت ۶۰)

اور اس کی باقاعدہ نگرانی کا انتظام بھی کر لیا گیا۔ چنانچہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کو آپ کو اس قبر میں ایسی بے ہوشی کی حالت میں رکھا گیا کہ جو بالکل مشابہ موت تھی۔ ہفتہ کی رات۔ ہفتہ کا دن اور اتوار کی رات آپ اس حالت میں رہے۔ اور پھر اتوار کی صبح کو سورج کے طلوع ہونے سے کچھ عرصہ پہلے آپ ہوش میں آئے۔ اس وقت سلسلہ ایسری کا ایک آدمی اپنے خاص سفید لباس میں اس جگہ نگرانی کے لئے موجود تھا۔ جب آپ ہوش میں آئے اور آپ نے آنکھیں کھولیں تو آپ نے دیکھا کہ آپ ایک تاریک کمرہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ شمع جو اس کمرہ میں روشنی کے لئے جلائی گئی تھی وہ اس سے تھوڑی دیر پہلے ہوا کے جھونکے سے بجھ گئی تھی۔ اور کمرہ میں ایک خاص قسم کی بو جو غالباً ان ادویہ کی وجہ سے جو آپ کے جسم پر لگائی گئی تھیں اور اس بخور کی وجہ سے جو اس میں آپ کے علاج کے لئے جلائے گئے تھے پھیلی ہوئی تھی۔ آپ نے اسی حالت میں کچھ بولنے کی کوشش کی۔ مگر کمزوری کی وجہ سے زیادہ اونچا بول نہ سکے۔ مگر جو آواز آپ کے منہ سے نکلی وہ باہر نگرانی کرنے والے آدمی نے سن لی۔ وہ دوڑ کر اندر گیا اور اس نے دیکھا کہ آپ کے ہونٹ حرکت کر رہے ہیں۔ اور آپ آہستہ آہستہ سانس بھی لے رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور وہ فوراً آپ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا اور آپ کے چہرے کو حیرت سے دیکھنے لگا۔

اتنے میں یوسف اور نیکدیمس جو اپنے کچھ ساتھیوں سمیت قبر کی طرف ہی آ رہے تھے۔ وہ بھی پہنچ گئے یوسف اور نیکدیمس آگے آگے تھے۔ نیکدیمس راستہ میں اس وقت بھی اپنے ساتھیوں سے بار بار بڑے زور سے یہ کہہ رہا تھا۔ کہ یسوع ہرگز نہیں مرا۔ بلکہ وہ زندہ ہے کیونکہ اس کے جسم سے خون اور پانی کا نکلنا ثابت کرتا ہے کہ روح ابھی اس کے اندر موجود تھی۔

(واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت ص[illegible])

چنانچہ جب وہ دونوں اور ان کے باقی ساتھی اس کمرہ نما قبر کے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے سفید لباس بھائی نے مسیح علیہ السلام کے سر کو سہارا دیکر کچھ اونچا لیا ہوا ہے۔ اور مسیح علیہ السلام کی دونوں آنکھیں کھلی ہیں اور آپ غور سے ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں۔ مسیح علیہ السلام نے جب اپنے برادران طریقت کو اندر داخل ہوتے دیکھا تو ان سب کو پہچان لیا۔ اور انہیں دیکھ کر آپ کو بے حد خوشی اور مسرت ہوئی۔ اور آپ کے چہرہ پر رونق آ گئی۔ اور آپ اسی خوشی اور مسرت کے جوش میں اٹھ کر بیٹھ گئے۔

یوسف نے جب یہ خلاف توقع نظارہ دیکھا تو اس سے رہا نہ گیا اور وہ فوراً آگے بڑھ کر آپ سے بغلگیر ہو گیا اور بہت دیر تک گلے سے لگائے رکھا اور پھر صلیب پر بے ہوش ہونے کے بعد جو حالات آپ کو پیش آئے تھے وہ سب آپ کو سنائے۔ خاص طور پر یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنی تدبیر سے آپ پر ایسی بے ہوشی نازل کر دی جو بالکل مشابہ موت تھی آپ کو ہڈیاں توڑنے سے بچا لیا۔ یہ باتیں سنکر خدا تعالیٰ کے حضور جھک گئے۔ اور آپ نے صلیبی موت کی لعنت سے بچنے پر خدا تعالیٰ کی بہت حمد کی۔ اس کے بعد حکیم نیکدیمس کے مشورہ پر کچھ تھوڑا سا کھانا آپ نے کھایا۔ جس میں کچھ کھجوریں روٹی اور شہد تھا۔ اور پھر آپ نے زیادہ دیر وہاں رہنا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے آپ اپنے ساتھیوں کی مدد سے وہاں سے لڈ کے قریب کی ایک جگہ میں چلے گئے۔

(واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت ص۴۳)

لیکن سردار کاہن قیافہ اور اس کے ساتھیوں کو بھی آہستہ آہستہ پتہ لگ گیا کہ آپ فی الواقعہ اپنی پیشگوئی کے مطابق صلیبی موت سے بچ گئے ہیں۔ اور ان کی سب کوششیں اکارت چلی گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس بات سے جو تکلیف اور صدمہ ان کو پہنچ سکتا تھا۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ کیونکہ آپ کا ان کی زبردست کوششوں اور تدبیروں کے باوجود صلیبی موت سے بچ جانا ان کے لئے ہمیشہ کا ایک عذاب تھا۔ اس لئے وہ یہ معلوم کر لینے کے بعد کہ آپ صلیبی موت سے بچ گئے ہیں۔ کس طرح خاموش رہ سکتے تھے۔ چنانچہ اس مرتبہ انہوں نے اپنے خدام کے ذریعہ یہ کوشش شروع کر دی کہ آپ جہاں کہیں بھی ملیں وہیں آپ کا کام تمام کر دیا جائے۔ اور اس کے لئے حکومت سے کبھی کوئی مدد نہ مانگی جائے کیونکہ پیلاطوس پر بھی ان کا کوئی اعتبار باقی نہ رہا تھا۔

مگر حکومت بھی چونکہ اس سے قبل آپ کے خلاف یہ فیصلہ سنا چکی تھی کہ آپ نعوذ باللہ باغی ہونے کی وجہ سے واجب القتل ہیں۔ اس لئے ان دونوں صورتوں میں آپ کا اب زیادہ دیر تک وہاں رہنا ممکن نہ تھا اور خود اللہ تعالیٰ کا منشا بھی یہی تھا کہ آپ وہاں سے ہجرت کر کے ان دوسرے علاقوں کی طرف چلے جائیں جن میں یہودی اپنے ملک اور وطن سے پراگندہ ہونے کے بعد آباد ہوئے تھے۔ اس لئے آپ چالیس روز تک اپنے زخموں کے علاج وغیرہ کے لئے بڑی مشکل سے وہاں رہے۔ اور پھر جب سفر کے قابل ہو گئے۔ تو وہاں سے خفیہ طور پر ہجرت کر کے مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے اور اپنے مشن کو پورا کرتے ہوئے ایک بہت لمبے سفر کے بعد کشمیر پہنچے۔ اور کشمیر میں آپ نے ایک حدیث شریف کے مطابق ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور پھر سری نگر کے محلہ خانیار میں آپ کو دفن کیا گیا۔

پس یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والے اس دردناک صلیبی واقعہ کی کسی قدر مفصل روئداد ہے جو آج تک اکثر لوگوں کے لئے ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ لیکن اگر ذرا غور اور انصاف

ساتھ دیکھا جائے تو بات ہی درست ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم اناجیل اور بائیبل کے علاوہ تاریخی شواہد اور عقل بھی اس بات کی تائید اور تصدیق کرتی ہے اور اگر اس بات کو درست نہ مانا جائے تو اس سے نہ صرف یہ کہ قرآن کریم نعوذ باللہ جھوٹا ٹھہرتا ہے۔ بلکہ بائیبل کی تعلیم اور اس کی پیشگوئیوں کو بھی جھوٹا قرار دینا پڑتا ہے۔ حالانکہ کوئی عیسائی یا یہودی اس بات کے لئے تیار نہ ہوگا۔ کہ وہ بائیبل کی تعلیم اور اس کی پیشگوئیوں کو جھوٹا قرار دے دے۔

پس معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے موافق صلیبی موت سے نجات پانا بھی ضروری تھا۔ اور فی الواقعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں آپ نے صلیبی موت سے نجات پائی اور یہودی علماء آپ کے خلاف اپنی مذموم اور بد کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

احمدیہ سیکنڈری سکول بلاما (سیرالیون) میں

بعض تقاریب کا انعقاد

(مکرم لطیف احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بلاما)

پچھلے دنوں سکول میں مندرجہ ذیل تقاریب ہوئیں۔

۱۔ بروز جمعرات ۶ر فروری کو مکرم K. K. Mohammad صاحب جو کہ پاکستان جلسہ سالانہ کے لئے گئے تھے) کو سکول میں مدعو کیا گیا۔ ایک بجے سکول کے اسمبلی ہال میں طلباء اساتذہ اور بلاما کے احمدی اور بعض غیر احمدی حضرات اسی طرح پرائمری سکول کے اساتذہ اور طلباء کو انہوں نے ڈیڑھ گھنٹہ تک خطاب کیا۔ اپنی تقریر میں انہوں نے اپنے سفر کے حالات بڑے دلچسپ انداز میں بیان کئے اور جلسہ سالانہ کی روئداد بھی بڑے موثر انداز میں بیان کی۔ اسی طرح قادیان۔ حضرت مسیح موعودؑ ربوہ اور جماعت احمدیہ کے متعلق بھی تفصیل سے بیان کیا۔ تمام سامعین نے بڑی دلچسپی سے ان کی تقریر کو سنا۔

تقریر کے بعد اساتذہ کی طرف سے ان کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔ خاکسار کے ہاں ان کو کھانا بھی کھلایا گیا۔ ان کی تقریر تمام حاضرین کے لئے احمدیہ جماعت کے متعلق معلومات میں اضافہ کا موجب ہوئی جس کا انہوں نے برملا اظہار کیا

۲۔ بروز سوموار ۲۴ر فروری کو بجول ہال میں وسیع پیمانہ پر سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ دعوتی کارڈ چھپوا کر بلاما کے تقریباً ۲۰۰ افراد کو بھجوائے گئے۔ نو بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا جس میں بلاما کے تمام سکولوں کے اساتذہ۔ پولیس افسر اور دیگر شہر کے معززین شامل تھے ان کی تعداد طلباء کے علاوہ ۱۰۰ سے اوپر تھی۔ تلاوت قرآن کریم (جو کہ عبدالکریم صاحب نے کی) کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد سکول کے چھ طلباء نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات شروع سے لے کر آخر تک بڑے اچھے پیرائے میں بیان کئے۔

طلباء کی تقاریر کو تمام سامعین نے بہت سراہا۔ اس کے بعد مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کینما نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ مکرم محمود صاحب کے بعد مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج بو نے تقریر کی۔ اور اپنی تقریر میں انہوں نے اسلام کے خلاف عیسائی حضرات کی طرف سے عائد کردہ الزام کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا کو دور کیا۔

تقاریر کے بعد حاضرین کو اسلام کے متعلق سوالات کرنے کی اجازت دی گئی۔ اور یہ سوال و جواب کا سلسلہ تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ مکرم محمود صاحب نے ان کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ سوالوں کے موضوع مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔ تعدد ازدواج ۲۔ کفارہ ۳۔ سپین میں مسلمان کیسے داخل ہوئے۔ ۴۔ اسلامی عبادت کا طریق ۵۔ حلال و حرام ۶۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی کا درجہ رکھتے ہیں۔ ۷۔ احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں فرق وغیرہ وغیرہ۔

اس جلسہ کا بلاما کے لوگوں میں کافی دیر تک چرچا ہوتا رہا۔ رومن کیتھولک سکول کے اساتذہ کی طرف سے درخواست کی گئی۔ کہ اس طرح کے جلسے ہر ماہ منعقد کئے جایا کریں۔ اور عیسائی اور دیگر فرقوں کو بھی اپنے اپنے مذہب کے بارے میں بیان کرنے کا موقعہ دیا جایا کرے۔

۳۔ ۱۵ر اور ۱۶ر فروری کو سکول کی سالانہ کھیلوں کا انتظام کیا گیا جس کے لئے رومن کیتھولک سکول کی گراؤنڈ استعمال کی گئی۔ کھیلیں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئیں۔ سکول کو چار ہاؤسز میں تقسیم کیا گیا۔ یعنی

۱۔ احمد ہاؤس Ahmad House

۲۔ نور ہاؤس Noor House.

۳۔ محمود ہاؤس Mahmud House.

۴۔ ناصر ہاؤس Nasir House.

ثانی محمود ہاؤس Mahmud House نے جیتی۔ پیراماؤنٹ چیف کو تقسیم انعامات کے لئے بلایا گیا تھا۔ لیکن آخر وقت میں بلاما میں ریذیڈنٹ منسٹر کی آمد کی وجہ سے وہ نہ آسکے۔ لہٰذا مکرم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو نے انعامات تقسیم کئے۔ کھیلوں کے دوران بلاما کے لوگوں نے کثیر تعداد میں پہنچ کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ھو الشافی

کیورز CURES کیا ہیں؟

— ان میں حیرت انگیز شفا کیوں ہے؟
— پرانی ضدی امراض کیونکر ختم ہو سکتی ہیں
— آپریشن سے بچانے والے نسخے؟

ان تمام معلومات کیلئے ”کیوریٹو سسٹم“ کا لٹریچر ملاحظہ فرمائیں۔ بذریعہ بک پوسٹ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۶۰۶

نقد و تبصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی نماز

نماز پانچ ارکان اسلام میں سے ہے۔ اسلام کی عمارت اس کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ اس کا وقت پر ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا سیکھنا اس کے مسائل کا حاصل کرنا اور اس کے آداب و شرائط سے پوری طرح واقف ہونا ہر مسلمان کے لئے ایک ضروری امر ہے۔ اس لئے بہت سے اداروں کی طرف سے اس کے متعلق رسائل شائع ہوتے رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی اب تک بہت سے رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ بہت مفید ثابت ہوئے۔ مگر ابھی تک کوئی ایسا رسالہ شائع نہیں ہوتا تھا جس میں تمام ضروری مسائل آ گئے ہوں اور جسے مستند قرار دیا جا سکے۔ زیر نظر رسالہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ کا مرتب کردہ ہے۔ اس لئے اسے سند قرار دیا جا سکتا ہے۔

اس رسالہ میں اسلامی عبادت کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کی اقسام اور آداب و شرائط درج کی گئی ہیں۔ واجب سنت اور نفل نمازوں کی تفصیل اور ان کے متعلق مسائل کو دلنشین پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ مسائل کے مآخذ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تاکہ تحقیق کرنے والا بوقت ضرورت انہیں دیکھ سکے۔ مسائل کی تائید میں جا بجا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات کے حوالے بھی پیش کئے گئے ہیں۔ اعراب کا خیال رکھا گیا ہے۔ اور عربی عبارات کا ترجمہ بامحاورہ ہے۔

یہ رسالہ بچوں بچیوں اور کم علم رکھنے والے اصحاب کے لئے ہی مفید نہیں بلکہ علم رکھنے والے دوست بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے اس کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا ضروری ہے۔

رسالہ مکتبہ سلطان القلم ربوہ کی طرف سے باجازت نظارت تالیف و اشاعت لٹریچر شائع کیا گیا ہے۔ اور حمید بک ایجنسی بشارت مارکیٹ گول بازار ربوہ سے مل سکتا ہے کتابت عمدہ اور طباعت آفسٹ ہے۔ کاغذ سفید اور عمدہ ہے۔ اور رسالہ $\frac{20\times30}{16}$ کے سائز پر ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت چار روپے فی نسخہ درج ہے۔ جو اس مہنگائی کے دور میں زیادہ نہیں۔

قارئین مصباح کے لئے ضروری اعلان! بعض مجبوریوں کی وجہ سے ماہنامہ مصباح تاخیر سے شائع ہوگا۔ (مدیرہ مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

مقبرہ بہشتی سے متعلق بعض تجاویز زیر غور اور ان سے متعلق سفارشات

تیسرا اجلاس منعقدہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۷۹ء

جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت کا تیسرا اجلاس ۳۱ مارچ ۱۹۷۹ء کو کھانا کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ۲ بج کر ۱۰ منٹ پر زیر صدارت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز اجتماعی دعا سے ہوا۔

اس اجلاس میں محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ کو حضور کے ساتھ بیٹھ کر صدارت کے فرائض میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا شرف حاصل ہوا۔

سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی بقیہ رپورٹ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر صدر سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کو اپنی بقیہ سفارشات پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ محترم مولانا۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اسٹیج پر تشریف لائے اور اپنی بقیہ رپورٹ پیش کی۔

ایجنڈا کی تجویز نمبر ۴

سب سے پہلے محترم مولانا نے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۴ اور اس سے متعلق سب کمیٹی کی سفارش پڑھ کر سنائی۔ تجویز کے الفاظ یہ تھے:-

"کسی موصی کی زندگی میں جائیداد کی تشخیص کروا کے باقاعدہ اقساط کے ذریعہ حصہ جائیداد ادا کرنے کی مدت موجودہ قواعد میں سو ماہ ہے۔ سو ماہ کی بجائے یہ مدت ۱۲ ماہ ہونی چاہیئے۔"

سب کمیٹی کی سفارش یہ تھی کہ:-

"سابقہ قاعدہ نمبر ۳۴ ع م ۲۷-۵-۶۹ یعنی قاعدہ نمبر ۳۷۹ قائم رہے کسی ترمیم کی ضرورت نہیں کیونکہ اس قاعدہ میں صدر انجمن احمدیہ اور موصیان دونوں کی سہولت رکھی گئی تھی اب اس سہولت کے واپس لینے کا کوئی جواز نہیں بلکہ ایسا کرنا مشکلات کا باعث ہوگا۔"

محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے سیکرٹری سب کمیٹی نے جنہوں نے اس تجویز پر بحث کے دوران اپنا حق اختلاف محفوظ رکھا تھا حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مائیک پر تشریف لا کر ان وجوہ پر روشنی ڈالی جن کی وجہ سے سابقہ رعایت کو واپس لینے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مندرجہ ذیل نمائندگان شوریٰ نے اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:-

مکرم محمد اسحاق صاحب لاہور۔ مکرم احسان اللہ صاحب نبی سر روڈ (سندھ)۔ مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو ملتان۔ مکرم عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ وہاڑی۔ مکرم چوہدری عبد المجید صاحب کراچی، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی مکرم رفیع الدین صاحب۔ مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی۔ مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی۔ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔ مکرم گورائے مخدوم صاحب لاہور مکرم چوہدری عبد الرحمن صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔

محترم چوہدری انور حسین صاحب نے حضور کی اجازت سے نمائندگان کی آراء طلب کیں۔ آپ نے فرمایا:-

اس وقت تجویز کی دو صورتیں بن گئی ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ سو ماہ کی رعایت ختم کر دی جائے۔ اگر کوئی موصی اپنی جائیداد کی تشخیص کروا کر حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کرنا چاہے تو وہ بارہ ماہ کے اندر اندر ایسا کر سکتا ہے۔ استثنائی حالات میں مہلت دی جا سکتی ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ سابقہ قاعدہ بحال رکھا جائے اور اس میں کوئی ترمیم نہ کی جائے۔ جو دوست اس بات کے حق میں ہوں کہ سابقہ قاعدہ بحال رکھا جائے اور اس میں کوئی ترمیم نہ کی جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔ تو نمائندگان کی بڑی بھاری اکثریت نے اس کے حق میں رائے دی۔ ترمیم کے حق میں بہت کم ووٹ آئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گو ایجنڈا کی تجویز کے حق میں بہت کم ووٹ آئے ہیں لیکن میں اسے منظور کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ نظام وصیت ایک انقلابی نظام ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب "نظام نو" میں اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ سابقہ قاعدہ اس کی روح کو کچلنے والا ہے۔ حضور نے دفتر بہشتی مقبرہ کو یہ ہدایت بھی فرمائی کہ جس طرح اس نے موصی عورتوں سے ان کے بعض کوائف طلب کئے ہیں، مرد موصیوں کو بھی لکھے کہ وہ اپنی جائیداد کی تفصیل اور دوسرے کوائف سے نئے سرے سے اطلاع دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میں ایک کمیٹی مقرر کرنا چاہتا ہوں جو تین آدمیوں پر مشتمل ہوگی۔ ان میں سے ایک وکیل۔ ایک پٹواری اور ایک جامعہ احمدیہ کا استاد ہوگا۔ اس کمیٹی کے ارکان اپنی چھٹیوں کے ایام میں ایک مہینہ میں یہاں آکر وصایا کی تحقیق کریں اور پھر بتائیں کہ کون سی وصایا منسوخ کرنے کے قابل ہیں اور کون سی نہیں۔

ایجنڈا کی تجویز نمبر ۵:

اس کے بعد محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ایجنڈا کی پانچویں تجویز اور اس سے متعلق سب کمیٹی کی سفارش پڑھ کر سنائی۔ تجویز کے الفاظ یہ تھے:-

"اس وقت کسی موصی کی وفات پر قرضہ کی ادائیگی کے بعد بقیہ ترکہ پر وصیت کا اجراء ہوتا ہے۔ مکرم مفتی سلسلہ ملک سیف الرحمان صاحب نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کی تقریر میں فرمایا ہے کہ
"اگر تو ترکہ اتنا ہے کہ اس میں سے وصیت بھی ادا ہو جاتی ہے اور قرضہ بھی نمٹ جاتے ہیں تو پہلے وصیت ادا کی جائے گی اور پھر قرضہ لیکن اگر صورت یہ ہے کہ دونوں میں سے صرف ایک کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ یا وصیت ادا کریں یا قرضہ تو اس صورت میں قرضہ کی ادائیگی ضروری ہے۔"

(الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۷۹ء)

سب کمیٹی شوریٰ نے جو سفارش کی وہ یہ تھی کہ:-

"نظارت بہشتی مقبرہ کا موجودہ تعامل جاری رہے لیکن مناسب ہوگا کہ یہ مسئلہ بوجہ علماء میں اختلاف ہونے کے مجلس افتاء میں بھیجا جائے۔"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ مسئلہ مجلس افتاء میں نہیں بھیجا جائے گا۔ موجودہ طریق ہی ٹھیک ہے اس میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ ترکہ میں سے قرض کی ادائیگی کو اولیت اس لئے دی جاتی ہے کہ دینے والا اس کا مالک ہی نہیں ہوتا۔ قرض ادا کرنے کے بعد جو مال بچے گا وہ اس کا اپنا مال ہوگا اور اس سے وصیت کی ادائیگی ہوگی۔ لہٰذا کسی کے بولنے اور اس پر مزید غور کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ جو مال کسی دوسرے کا ہے اس سے اس کی وصیت ادا کی جائے وہ کھڑا ہو جائے (اس پر کوئی نمائندہ بھی کھڑا نہ ہوا)

ایجنڈا کی تجویز نمبر ۶:

اس کے بعد محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۶ پڑھ کر سنائی جو یہ ہے:-

"مجوزہ قاعدہ متعلقہ خواتین کی وصایا۔

(خلاصۃً) کسی خاتون کی وصیت کیلئے حق مہر بنیادی جائیداد قرار دیا جائے گا بشرطیکہ وہ اس کے خاوند کی چھ ماہ کی آمد (وصیت کرنے کے وقت کی) سے کم نہ ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس کی بجائے اس خاتون کی تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اسی شرط کے ساتھ بنیادی جائیداد قرار پائے گی۔ بنیادی جائیداد پر حصہ وصیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔"

سب کمیٹی کی سفارش یہ تھی کہ:-

"شادی شدہ خاتون جس کی اور کوئی جائیداد نہ ہو اغراض وصیت کے لئے اس کا حق مہر بنیادی جائیداد متصور ہوگا۔ جو اس کے خاوند کی چھ ماہ کی آمد سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ یہ قاعدہ نامکمل ہے۔ قاعدہ ایسا ہونا چاہیئے جو تمام مستورات پر حاوی ہو۔ منظوری کے لحاظ سے یہ تجویز پینڈنگ ہے اس کی منظوری میں بعد میں جبکہ ساری باتیں اس میں شامل ہو جائیں گی۔ دوں گا۔

سب کمیٹی کی رپورٹ پیش جاری تھی کہ اجلاس ۵ بج کر ۲۵ منٹ پر دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روان کی کاشت

مکرم چوہدری غلام عباس صاحب متعلم بی ایس سی (آنرز) III سمسٹر

ضرورت و اہمیت:

پاکستان میں اس فصل کی کاشت محدود پیمانے پر کی جاتی ہے اسی فصل کو عموماً چارے کے لئے کاشت کیا جاتا ہے تاہم لوگ اس کی سبز پھلیاں بطور سبزی بھی استعمال کر لیتے ہیں موجودہ دور میں جبکہ گوشت انڈے وغیرہ جو کہ لحمیاتی مادہ مہیا کرنے کا بڑا اور اہم ذریعہ ہے۔ ہمارے ملک میں عوام الناس کی قوت خرید سے باہر ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قومی نقطہ نظر سے کوئی نہ کوئی دوسرا متبادل تلاش کر کے عوام الناس کو اس کی اہمیت سے روشناس کرایا جائے۔ اور یہ ہے "روان" جو غذائی اعتبار سے اور خاص طور پر لحمیاتی مادے کی فراہمی کی وجہ سے ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں دوسرے اجزائے خوراک بھی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل جدول سے ظاہر ہے

جدول

نام سبزی	لحمیات	چربی	نشاستہ	راکھ	حرارے
روان سبز دانے	۴.۹٪	۰.۵	۲۳.۶	۱.۴	۶۲۰ فی پونڈ
" خشک دانے	۲۱.۴	۱.۴	۶۰.۸	۳.۴	۱۵۹۰ "

مندرجہ بالا جدول سے واضح ہو جاتا ہے کہ لحمیاتی مادہ نشاستہ اور حرارے جو کہ صحت کو برقرار رکھنے کے لئے بہت ہی اہم ہیں وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں اس فصل کا زیادہ سے زیادہ پیداوار لینے کے لئے مندرجہ ذیل عوامل پر عمل کرنا چاہیئے۔

آب و ہوا:

یہ فصل ہر قسم کی زمین میں کاشت کی جاسکتی ہے اس فصل کے لئے زرخیز میرا زمین بہت زیادہ موزوں ہے جس میں پانی کے نکاس کا انتظام بھی ہو۔

زمین کی تیاری:

جس زمین میں روان کی فصل کاشت کرنی ہو وہاں ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل اور دو تین دفعہ دیسی ہل چلانا چاہیئے۔ ایک دو دفعہ سہاگے کا استعمال بھی کرنا چاہیئے تاکہ زمین باریک بھربھری ہو جائے۔ یہ بہتر ہوگا کہ اس فصل کو اس زمین میں کاشت کیا جائے جس میں پہلی فصل کو گوبر کی کھاد ڈالی گئی ہو۔

کیمیاوی کھاد کا استعمال:

کاشت سے پہلے ایک بوری فی ایکڑ ڈی اے پی استعمال کی جائے تو پیداواری نتائج کافی حوصلہ افزا رہیں گے۔

وقت کاشت:

روان کی کاشت جولائی کے وسط سے شروع کر کے اگست کے وسط تک کامیابی سے کی جاسکتی ہے۔

شرح بیج اور طریقہ کاشت:

زمین کی تیاری کے بعد زمین ہموار کر لیں۔ زمین کو اچھی طرح تیار اور ہموار کرنے کے بعد تر وتر میں دو دو فٹ کے فاصلے پر قطاروں میں بذریعہ ہل پور یا ڈرل کاشت کریں۔ اسی طرح ایک ایکڑ کاشت کرنے کے لئے ۱۲ سے ۱۵ کلوگرام بیج درکار ہوگا۔ چارے کے لئے بیج کی مقدار زیادہ کی جاسکتی ہے۔

چھدرائی:

بیج اگنے کے دس روز بعد ۳ سے ۴ انچ پر تندرست پودے چھوڑ کر باقی پودے نکال دیئے جائیں۔

آب پاشی و گوڈی:

بوائی کے بعد پہلا پانی تقریباً ۲۱، ۲۲ دن کے بعد لگائیں اور زمین وتر آنے پر اسے نلائی کر دیں۔ پھول نکلنے کے وقت اگر ضرورت پڑے تو دوسرا پانی لگائیں۔

برداشت:

سبز پھلیوں کی چنائی دو ماہ بعد شروع ہو جاتی ہے اور تقریباً ایک ماہ تک جاری رہتی ہے جبکہ بیج کے لئے فصل کی برداشت اکتوبر کے آخر تک کی جاتی ہے۔

اقسام و پیداوار:

اس موسم کی فصل کے لئے روان کی ایک نئی قسم ۱۱۵۱ کا انتخاب کیا گیا ہے جو پیداوار میں ساری ملکی اقسام کے مقابلہ میں زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ روان کی یہ قسم تقریباً ۸ سے ۱۰ من فی ایکڑ پیداوار دیتی ہے

بیماریاں:

عام طور پر روان پر وائرس کی بیماریاں اثر انداز ہوتی ہیں۔ جن کو میلاتھیان کے چھڑکاؤ سے ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ جو ان بیماریوں کے پھیلاؤ کا موجب بنتے ہیں لیکن مذکورہ نئی قسم ان بیماریوں کے خلاف پوری قوت مدافعت رکھتی ہے

انصار اللہ اور وقف جدید کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پس جماعت سے میں یہ کہتا ہوں کہ جو آدمی وقف جدید کے لئے دیں وہ قابل اور اہل ہونا چاہئیں اور پھر جب آدمی دیں تو ان کو خرچ بھی دیں جتنے زیادہ آدمی دیں گے ان پر اتنا زیادہ خرچ بھی آئے گا۔ اس کے مطابق آپ کو چندہ دینا چاہیئے"۔

قائدین و زعماء کرام انصار اللہ پوری پوری سعی فرمائیں کہ ان کے حلقہ جات میں حقیقی مسابقت کی روح پیدا ہو۔ چندہ جات وقف جدید بلحاظ چندہ جات معیاری ہوں اور ادائیگی بروقت ہو۔ معاونین خاص پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر ہر دم نظر رہے

ع "اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو"

براہ کرم ماہانہ رپورٹ میں گزشتہ سال کے اسی مہینہ سے مقابلہ کر کے وعدہ جات و وصولیوں کے اضافہ کی تفصیل کی رپورٹ فرمایا کریں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

رپورٹ ماہوار کارگزاری

لجنہ کے سال کی ایک ششماہی گزر چکی ہے اور باوجود بار بار یاددہانی کے ناصرات الاحمدیہ کی ماہوار کارگزاری کی رپورٹیں بہت کم مجالس سے وصول ہو رہی ہیں۔ براہ مہربانی ناصرات الاحمدیہ کی عہدیداران اس طرف خصوصی توجہ دیں اور انتہائی جدوجہد سے کام لے کر اس کمی کی تلافی کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد شہباز صاحب آف بھڈال ضلع سیالکوٹ نے بیرون ملک سے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع بھجوائی ہے کہ وہ سخت بیمار ہیں اسی طرح ان کی اہلیہ محترمہ دل کے عارضہ کے باعث بیمار ہیں احباب جماعت سے ان ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ظفر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۰ فروری تا ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء

(۲)

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر ہسپتال کے مریضوں کے علاج وغیرہ کیلئے رقوم عطایا بھجوائی ہیں۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر شر اور بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

۳۷- مکرمہ مسز رحمان صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰—۰۰
۳۸- " مس مریم عثمان صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۰۰—۰۰
۳۹- مکرم کریم احمد صاحب۔ راولپنڈی	۲۵—۰۰
۴۰- " مبشر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۵—۰۰
۴۱- " عطاء الرحمٰن صاحب صدیقی بابو محلہ صدر راولپنڈی	۲۰—۰۰
۴۲- " شیخ محمود احمد صاحب برادھن ضلع دادو	۲۰—۰۰
۴۳- " ملک فضل حق خان صاحب گلشن اقبال کراچی	۵۰—۰۰
۴۴- " جمیل احمد صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد	۲۰—۰۰
۴۵- " محمود احمد صاحب ہاشمی گلبرگ لاہور	۵۰—۰۰
۴۶- مکرمہ مسز نثار حسین صاحب "	۶۰—۰۰
۴۷- مکرم ٹھیکیدار ولی محمد صاحب ربوہ	۱۵—۰۰
۴۸- " بیگم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب آف لندن	۱۰۰—۰۰
۴۹- " شیخ فیض قادر صاحب ناظم آباد کراچی	۱۰۰—۰۰
۵۰- مکرمہ مریم خواجہ صاحبہ پشاور	۲۵—۰۰
۵۱- مکرم محمد رمضان صاحب سلطانپورہ روڈ لاہور	۱۰—۰۰
۵۲- " سید ناصر المرتضیٰ علی صاحب دادو سندھ	۱۰—۰۰
۵۳- " میاں عبدالمالک صاحب نذر گر دارالبرکات ربوہ	۵۰—۰۰
۵۴- " طارق مسعود رضا صاحب دارالعلوم شرقی "	۲۰—۰۰
۵۵- مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ بیگم کیپٹن سراج الدین صاحب سیالکوٹ	۳۰—۰۰
۵۶- مکرم محمد مسلم صاحب نور ابوظبی معرفت صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ	۱۰۰—۰۰
۵۷- " منیر احمد صاحب پرنس کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ	۵۰—۰۰
۵۸- " ڈاکٹر محمد احسان صاحب پورن نگر سیالکوٹ	۱۲—۰۰
۵۹- " رفیق احمد صاحب ظفروال شیخ مسعود الرحمٰن صاحب	۱۵۰—۰۰
۶۰- " چوہدری مبشر احمد صاحب ویسٹ وہارف کراچی	۲۵—۰۰
۶۱- مکرمہ والدہ عبدالمنان صاحب ربوہ	۱۰—۰۰
۶۲- " اہلیہ صاحبہ مرزا عبدالحمید صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۲۰—۰۰
۶۳- " نصرت عائشہ صاحبہ بنت کمال دین حبیب صاحب "	۱۰—۰۰
۶۴- مکرم چوہدری غلام احمد صاحب دارالصدر "	۱۰—۰۰
۶۵- مکرمہ امۃ العزیز ہاشمی صاحبہ چوہدری چک ۱۱۷	۲۵—۰۰
۶۶- مکرم عمر فاروق صاحب گلبرگ لاہور	۷۰—۰۰
۶۷- مکرمہ نور بیگم فرحت صاحبہ مصطفےٰ آباد "	۲۰—۰۰
۶۸- مکرم رفیق احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰—۰۰
۶۹- مکرمہ فہمیدہ طاہر صاحبہ دارالرحمت غربی "	۲۰—۰۰
۷۰- مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ڈھلوں دارالصدر "	۲۰—۰۰
۷۱- " شیخ عبدالباقی شمس ولد کیپٹن نثار احمد صاحب لاہور	۲۰—۰۰
۷۲- " شیخ فیض محمد صاحب مرحوم منجانب شیخ نذیر احمد صاحب بلالی اسٹیشنرز ربوہ	۲۰—۰۰
۷۳- مکرمہ امۃ النصیر بٹ صاحبہ دارالیمن ربوہ	۵۰—۰۰
۷۴- " بیگم مرزا رفیق احمد صاحب "	۲۰—۰۰
۷۵- " بیگم خلیفہ صلاح الدین صاحب "	۲۰—۰۰
۷۶- مکرم نور احمد صاحب چک ۴۶ شمالی سرگودھا	۵۰—۰۰
۷۷- " چوہدری ناصر محمد صاحب سیال منڈی بہاؤالدین	۵۰—۰۰
۷۸- مکرمہ امۃ السلام صاحبہ سانگلہ ہل	۱۰۰—۰۰
۷۹- مکرم سعید ظفر صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۲۵—۰۰
۸۰- " چوہدری سیف اللہ خان صاحب بھٹی	۱۰—۰۰
۸۱- " چوہدری خالد احمد صاحب ابن " " "	۱۰—۰۰
۸۲- مکرمہ فرحت بیگم صاحبہ اہلیہ " "	۱۰—۰۰
۸۳- مکرم راجہ داؤد احمد صاحب چوہا سیدن شاہ	۱۰۰—۰۰
۸۴- لجنہ اماء اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ	۲۵—۰۰

(باقی)

تقریب ولیمہ و درخواست دعا

میرے بڑے چچا جان مکرم چوہدری شوکت امین صاحب انجینئر ابن مکرم بابو محمد حمید احمد صاحب کی تقریب دعوت ولیمہ ۲۳ فروری کو نیاز کورٹ واٹر پمپ کراچی میں منعقد ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی قیادت میں مربیان کرام، احباب جماعت اور غیر از جماعت معززین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میرے چچا اور چچی جان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

(رشید احمد راشد ابن چوہدری خالد لطیف کراچی بک ڈپو اردو بازار کراچی)

اعلان نکاح

مسماۃ رشیدہ بیگم دختر چوہدری محمد اقبال ساکن اونرا تحصیل و ضلع سیالکوٹ کا نکاح مسمی چوہدری محمد اشرف ولد چوہدری غلام نبی صاحب ساکن بکھو بھٹی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۷۹ء کو مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمود احمد صاحب باجوہ معلم حلقہ نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔ (نوردین بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم محترم حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد دکن کا گزشتہ سال ایک ایکسیڈنٹ میں بازو ٹوٹ گیا تھا۔ چنانچہ ڈاکٹروں نے بازو کی ہڈی کو درست طور پر جوڑنے کے لئے ہڈی میں راڈ ڈال دیا تھا جو گزشتہ دنوں محترم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب نے اپریشن کر کے نکال دیا ہے۔ عزیز موصوف دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بازو کو بالکل صحیح کر دے تاکہ اس سے کام کر سکوں اور پہلی قوت عود کر آئے۔ (خاکسار عباد اللہ گیانی)

۲- خاکسار کی نانی جان گزشتہ دو ماہ سے شدید علیل ہیں اور اس عرصہ میں ان کے دو آپریشن ہوئے ہیں۔ اب طبیعت قدرے بہتر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری نانی جان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد الیاس منیر جامعہ احمدیہ ربوہ)

۳- مکرم عبدالسلام صاحب کا سی ایم ایچ میرپور میں اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے نیز مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب بلڈ پریشر کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور ان کی اہلیہ کی صحت بھی خراب چلی آرہی ہے۔ تینوں کی صحتیابی کے لئے جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل احمد شاہد کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ)

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ بیماریوں سے ان کی حفاظت اور زود اثر علاج کیلئے جانوروں کی ۲۱ اکسیروں کا رسالہ مفت بذریعہ ڈاک ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ۔ فون ۹۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک پیسہ سونے کے پہاڑ سے بڑھ کر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا مَیں امید نہیں رکھتا کہ اِس مال کے خرچ سے اُس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اُس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکّل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اِس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۳)

مالی سال ختم ہونے میں قلیل مدت باقی ہے احباب اپنے لازمی چندہ جات اور بقایاجات کی جلد از جلد ادائیگی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کی مالی قربانیوں کو قبول فرمائے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

ہماری جماعت کے بہت بزرگ دوست فردوس بابا ۱۹ مارچ کو ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئے، اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت ہی بزرگ صفت، دعاگو اور مشفق انسان تھے احمدیت کے فدائی تھے، ۱۹۷۴ء کے فسادات میں دو بیٹے شہید ہوئے اور تمام جائیداد جلادی گئی تاہم صبر و ثبات کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق ملی اور راہِ حق پر پوری استقامت سے قائم رہے۔ مرحوم نے دو بیٹوں کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔ تمام احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

(خالد احمد شمس شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مردان)

اطلاع

جائیداد کی خرید و فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں اُن سے بچنے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی

سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)

فیصل آباد

فون نمبر

دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں

گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیرِ قانونی۔ محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

عظیم الشان کام

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"اِس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دُنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رکھی تھی مگر اس کو ختم کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔"

کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کے لئے اپنے عزیز اموال پیش کر رہے ہیں۔ لہٰذا ہمارے مجاہدین تحریکِ جدید کو چاہیئے کہ اپنے کئے ہوئے وعدوں اور سابقہ سالوں کے بقایوں کو جلد از جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں تا اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں اسلام کو کل ادیان پر غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں پہلے اپنی عم زاد باجی محترمہ شمیم فرحت صاحبہ بنت محترم مولوی محب الرحمٰن صاحب مرحوم ابن حضرت میاں حبیب الرحمٰن صاحبؓ کپورتھلوی کے اپریشن کی کامیابی کی درخواستِ دعا کر چکی ہوں۔ بظاہر اپریشن کامیاب رہا لیکن اندرونی زخم میں پس پڑنے اور خون رِسنے کی وجہ سے طبیعت یکدم نازک ہوگئی جس کی وجہ سے ڈاکٹروں نے دوبارہ اپریشن کیا ہے۔ احبابِ جماعت سے عاجزانہ طور پر دعا کی تحریک ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور وہ جلد صحتیاب ہوکر بخیریت گھر واپس تشریف لائیں۔

(امۃ الرحیم طیبہ بنت شیخ عباد الرحمٰن عابد صاحب۔ لاہور)

۲۔ قریباً ایک ماہ سے مَیں بوجہ بائیں گھٹنے میں شدید درد صاحبِ فراش ہوں۔ علاج جاری ہے۔ قارئینِ الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں مولا کریم محض اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد عمر بشیر احمد آف ڈھاکہ)

۳۔ میرے ماموں محترم ملک بشیر احمد صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب آف سمبڑیال ضلع سیالکوٹ حال بدین (سندھ) یرقان سے صاحبِ فراش ہیں۔ فی الحال کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ماموں کو اپنے خاص فضل سے کامل و عاجل صحت و سلامتی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک عبد الرشید انجم بدین (سندھ))

۴۔ میری نانی جان محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار اللہ بخش صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ حالت بہت نازک ہے۔ احبابِ جماعت ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(حنیف احمد محمود شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضروری تصحیح

اعلان تقریب رخصتانہ عزیزہ خالدہ سعید سلمہا جو ۱۸ مارچ کے الفضل میں شائع ہوا تھا اس میں شرکت کرنے والی خواتینِ مبارکہ میں سے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی کا نام شامل ہونے سے رہ گیا حالانکہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اپنی والدہ محترمہ کی بیماری کے باوجود اِس تقریب میں ربوہ سے سرگودھا تشریف لے جاکر شامل ہوئیں۔ جزاہا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴